سوال

(49) عورت کی عدت

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت کتنی ہے اور وہ عدت کہاں گزارے نیز دوران عدت اسے کن امور سے لحاظ رکھنا چاہیے؟ کتاب وسنت کی رو سے جواب دیں۔ (ایک سائلہ گوالمنڈی لاہور)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا... ٢٣٤ ... سورة البقرة

"اور تم میں جو لوگ فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں وہ عورتیں اپنے آپ کو چار ماہ اور دس دن عدت میں رکھیں۔"

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے عدت وفات چار ماہ دس دن بیان فرمائی ہے۔ یہ آیت کریمہ ہر طرح کی عورت خواہ وہ مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ اور جوان ہو یا بوڑھی کی عدت وفات کو شامل ہے صرف حاملہ عورت اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ سورۃ الطلاق میں اس کی عدت وضع حمل بتائی گئی ہے۔

تو جب عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو وہ اسی گھر میں عدت گزارے گی جہاں اس کا خاوند فوت ہوا یا جہاں اس کے خاوند کی وفات کی خبر اس کے پاس پہنچی۔

فریعہ بنت مالک بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن تھیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ اس کا خاوند اپنے بھگوڑے غلاموں کی طلب میں نکلا تو اس نے طرف قدوم میں ان کو پا لیا انھوں (غلاموں) نے اس کو قتل کر دیا۔ اس کی وفات کی خبر آ چکی ہے۔ پھر اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اپنے گھر بنو خدرہ میں واپس چلی جاؤں جہاں میرے والدین رہتے ہیں کیونکہ میرے خاوند نے میرے لیے اپنا ذاتی گھر کوئی نہیں چھوڑا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاً اسے رخصت دی پھر بلا کر فرمایا:

"امْكُثِي فِي بَيْتِكِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ"

"تو اپنے اسی گھر میں ٹھہری رہ یہاں تک کہ عدی پوری ہو جائے۔"

تو انھوں نے وہاں پر چار ماہ دس دن عدت گزاری۔ فرماتی ہیں۔ جب عثمان بن ابی عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور خلافت آیا تو انھوں نے یہ مسئلہ پوچھنے کے لیے مجھے پیغام بھیجا۔ میں نے انہیں اس بات کی اطلاع دی تو انھوں نے بھی یہی فیصلہ صادر فرمایا۔

(موطا امام مالک 1462 ابوداؤد (2300) مسند احمد 6/370،420،421، الرسالہ للشافعی (1214) ترمذی (1204) دارمی 2/168 مسند طیالسی (1664) موارد الظمان (1332) مستدرک حاکم 2/2908) رواء الغلیل (1231)

اس صحیح حدیث کی رو سے عورت کو اسی گھر میں عدت گزارنی چاہیے جس گھر میں اس کا خاوند فوت ہو جائے یا جس گھر میں اسے خاوند کے فوت ہونے کی اطلاع آئے اور دوران عدت عورت کو زیب و زینت کرنا منع ہے۔ جیسا کہ اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے۔

"ان امرأة توفی زوجها، فخشوا علی عینیها فأتوا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم، فاستأذنوه فی الكحل، فقال لا تكحل، قد كانت احداكن تمكث فی شر احلاسها أو شر بیتها فإذا كان حول فمر كلب رمت ببعرة - فلا، حتی تمضی أربعة أشهر وعشرا" (بخاری 5338 مسلم 1488)

"ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا تو انہیں اس کی آنکھیں خراب ہونے کا ڈر لاحق ہوا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرمہ کی اجازت طلب کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ سرمہ نہ لگائے (کیا وہ دور اچھا تھا جب جاہلیت کے زمانے میں) عورت ایک سال کے لیے خراب کپڑے یا برے سے جھونپڑے میں پڑی رہتی تھی جب سال پورا ہوتا تو وہ اونٹ کی مینگنی اس وقت پھینکتی جب کتا سامنے سے گزرتا (اگر کتا نہ گزرتا تو وہ کم بخت اسی طرح پڑی رہتی) دیکھو چار ماہ تک سرمہ نہ لگائے۔"

" عن زینب بنتِ أبی سلمة رضی الله عنها قالت: دَخَلْتُ عَلَی أُمِّ حَبِیبَةَ رضیَ اللهُ عنها، زَوجِ النَّبِیِّ صلی الله علیه وسلم، حِینَ تُوُفِّیَ أَبُوهَا أَبُو سُفیَان بن حرب رضی الله عنه، فَدَعَتْ بِطِیبٍ فِیهِ صُفْرَةُ خَلُوقٍ أَوْ غَیرِهِ، فَدَهَنَتْ مِنهُ جَارِیَةً، ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَیهَا، ثُمَّ قَالَتْ: واللهِ مَا لِی بِالطِّیبِ مِن حَاجَةٍ، غَیرَ أَنِّی سَمِعتُ رسولَ اللهِ صلی الله علیه وسلم یقولُ عَلَی المِنبَرِ: "لَا یَحِلُّ لامرَأَةٍ تُؤمِنُ بِاللهِ وَالیَومِ الآخِرِ أَن تُحِدَّ عَلَی مَیِّتٍ فَوقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ، إِلَّا عَلَی زَوجٍ أَربَعَةَ أَشهُرٍ وَعَشرًا". قالت زَینَبُ: ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَی زَینَبَ بنتِ جَحْشٍ رضی الله عنها حِینَ تُوُفِّیَ أَخُوهَا، فَدَعَتْ بِطِیبٍ فَمَسَّتْ مِنهُ ثُمَّ قَالَتْ: أَمَا واللهِ مَا لِی بِالطِّیبِ مِن حَاجَةٍ، غَیرَ أَنِّی سَمِعتُ رسولَ اللهِ صلی الله علیه وسلم یقولُ عَلَی المِنبَرِ: "لَا یَحِلُّ لامرَأَةٍ تُؤمِنُ بِاللهِ وَالیَومِ الآخِرِ أَن تُحِدَّ عَلَی مَیِّتٍ فَوقَ ثَلَاثٍ، إِلَّا عَلَی زَوجٍ أَربَعَةَ أَشهُرٍ وَعَشرًا"

(بخاری 1281،5334،5345،5338) مسلم (1486) ابوداؤد (2299) ترمذی 500 نسائی 6/201 احمد 426،326،6/235)

"زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت آئی جب ان کے باپ ابوسفیان فوت ہوئے تو اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے زرد رنگ کی خوشبو وغیرہ منگوائی تو اس میں سے کچھ ایک چھوٹی بچی کو لگائی۔ پھر اپنے رخساروں پر لگائی پھر فرمایا اللہ کی قسم مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں (کیونکہ وہ بیمار تھیں) مگر میں نے اس لیے لگائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے اور قیامت پر ایمان رکھنے والی عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے اوپر سوگ کرے سوائے بیوی کے کہ وہ چار ماہ دس دن سوگ کرے۔"

ان احادیث صریحہ سے معلوم ہوا کہ ایسی عورتیں جن کے خاوند وفات پا جائیں وہ دوران عدت زیب و زینت مثلاً خوشبو لگانا سرمہ ڈالنا نیا لباس پہننا زیورات زیب تن کرنا وغیرہ جیسے امور سے اجتناب کریں اور جس گھر میں خاوند فوت ہوا ہو اسی گھر میں چار ماہ دس دن عدت گزارے یا وہاں جہاں اسے خاوند کی فوتگی کی اطلاع ملے، اس کے بعد وہ اپنے والدین کے گھر جا سکتی ہے۔ یا نئی شادی کرنی ہو تو کروا سکتی ہے دوران عدت ان امور سے اجتناب لازم ہے۔ (مجلۃ الدعوۃ جنوری 1998ء)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد2۔کتاب الطلاق۔ صفحہ نمبر425

محدث فتویٰ